www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عزیز زبیدی صاحب
(واربرٹن)

فرضی خلیفۂ بلافصل اور وصی رسول اللہؐ کے ایک دلچسپ وکیل[1]

قسط ۲

ہمارے معاصرِ محترم جناب غیاث الدین صاحب نے "بحث" کا جو انداز اختیار کیا ہے وہ "غلطِ مبحث" کی ایک دلچسپ مثال ہے، اگر یہ راہ اختیار کرلی جائے تو شاید ہی کوئی بحث ختم ہو۔

معاصر موصوف سے گفتگو اس لیے بھی بدمزہ رہتی ہے کہ ان کی بات میں علم کم مگر جذبات میں تصنع اور خانہ ساز مفروضات زیادہ ہوتے ہیں اور اس باب میں یہ طبقہ اسی قدر تہی دامن ہے کہ اگر کبھی کسی علمی مبحث میں قدم رکھتا بھی ہے تو علم و تحقیق کی پسلی پھڑک اٹھتی ہے، مثال کے طور پر اسی مبحث کے دوران لکھتے ہیں کہ:

"قرآن و احادیث صحیحہ کی رو سے آل جزو محمد مصطفیٰ ہے، تمام مذاہب اسلامیہ کی رو سے درود بروئے قرآن و تفسیر رسول محمد و آل محمد ہی پر بھیجنے کا حکم ہے اور بھیجا جاتا ہے۔ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں لیا جا سکتا کہ آل محمد اجزائے محمد ہیں۔ اسی لیے قرآن حکیم میں آیہ درود میں "یصلون علی النبی" آیا ہے۔ "یصلون علی نبی" نہیں آیا۔ یعنی ال (الف لام) جنسی آیا ہے، یعنی نبی اور اس کے ہم جنس پر درود ہے۔" (معارف اسلام جون ۱۹۷۳، ص ۱۴)

الف لام جنسی کی اس تشریح پر شارح کافیہ علامہ رضی (شیعہ) اور جزو کل کے اس جدید تصور پر فلسفہ و منطق کے امام بو علی سینا، فارابی اور کندی جیسے افاضل ہی ان کو داد دے سکتے ہیں ہما شما کی کیا مجال۔ بس سارے مضمون میں کچھ اسی قسم کے ان کے علمی شاہکار اور نمونوں کی بھرمار ہے جہاں کیفیت یہ ہو، وہاں ان سے گفتگو کوئی کیا کرے اور کیسے کرے؟ اس پر مستزاد یہ کہ تقیہ باز لوگ ہیں۔ اس لیے یہ کتنا بھی لکھیں پبلک تاریکی اوّل تا آخر اندھیرے میں ہی رہتا ہے کہ موصوف نے جو لکھا ہے، واقعی یہ ان کے دل کی آواز ہے۔ یا کوئی چکر چلا کر تقیہ بازی کا شوق فرما رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح ان کے امام کیا کرتے تھے۔ زرارۃ بن اعین شیعوں کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے امام باقر سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے مجھے بتا دیا، پھر وہی مسئلہ آپ سے ایک اور شخص نے پوچھا تو اس کو دوسری طرح جواب دیا، تیسرے نے آکر پوچھا تو کوئی اور جواب دیا۔ ان کے جانے کے بعد میں نے پوچھا۔ یہ کیا قصہ ہے؟ فرمایا، تمہارے اور ہمارے لیے یہی بہتر ہے۔

عن زرارۃ بن اعین عن ابی جعفر علیہ السلام قال سألته عن مسألة

---

[1] اس مضمون کی پہلی قسط محدث اکرم صفر ۱۳۹۳ھ میں "فرضی خلیفۂ بلافصل" شائع ہوا تھا جو کہ غلط ہے، درست یوں ہے: "فرضی خلیفۂ بلافصل اور وصی رسول اللہؐ کے ایک دلچسپ وکیل" (ادارہ)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فاجابنی ثم جاء رجل فسأله عنها فاجابه بخلاف ما اجابنی ثم جاء اٰخر فاجابه بخلاف ما اجابنی واجاب صاحبی فلما خرج الرجلان قلت یا ابن رسول اللّٰہ رجلان من اهل العراق من شیعتکم قدما یسئلان فاجبت کل واحد منهم بغیر ما اجبت به صاحبه فقال یا زرارة ان هذا خیر لنا وابقی لنا (اصول کافی)

رجال کشی میں محمد بن قیس کا ایک اور واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ میں نے امام باقر سے ایک مسئلہ پوچھا تو مجھے بتا دیا اگلے سال پھر وہی پوچھا تو اور طرح بتایا ، میں نے اس اختلاف کی وجہ پوچھی تو فرمایا ، تقیہ کیا ہے ۔ (رجال کشی)

فرمایئے ! ان کی کس بات پر اعتماد کیا جائے ۔ جہاں ان کے اکابر کا یہ عالم ہے وہاں ان کے اصاغر کا کیا حال ہو گا؟ خود ہی سوچ لیجئے !

یہ یاد رہے کہ حضرت امام باقر کے سلسلے کی یہ باتیں بقول شیعہ کے ہم نے لکھی ہیں ورنہ ہمارا ایمان ہے کہ شیعوں کا کوئی امام باقر ایسا ہو تو ہو لیکن ہمارے امام باقر ان تہمتوں اور بزدلانہ حرکات سے بالکل مبرّہ تھے ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بہر حال گو یہ صورت حال کافی پریشان کن ہے تاہم ہمارے بس میں صرف اتنا ہے کہ یہ لوگ جو کچھ بھی بتائیں ، اسی کو سامنے رکھ کر ان سے بات کی جائے ۔ گو یہ کتنے ہی بے اعتبار سے کیوں نہ ہوں ۔ کیونکہ اس کے سوا اور ہمارے لیے چارہ کار نہیں ہے ـــــ یقین کیجئے ! جب ہم ان دوستوں کے مسلکی حقائق کا مطالعہ کرتے ہیں تو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ واقعی کسی اسلام دشمن شاطر کے فریب میں آ گئے ہیں ۔ ورنہ غور کیجئے ! باتوں میں جعل سازی ، تبرّا ، اور تقیہ بازی اور صلحاء امت کی پاک سیرتوں کو مسخ کرنے کی مساعی ، قرآن کے خلاف بدگمانی ، اور دین نبی میں کتر بیونت بھی کچھ ایسے کام ہو سکتے ہیں کہ کوئی ان کو کار ثواب تصور کرے ۔!

ہم نے اپنے پہلے مضمون میں جن حقائق کا ذکر کیا تھا وہ ابھی معاصر محترم پر ہمارا قرض ہے ۔ کیونکہ انہوں نے اپنی روایتی ہیرا پھیری سے تو کام لیا ہے ، موضوعِ بحث کی طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی ۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ہمارا مضمون مکرر ملاحظہ فرمائیں اور ان کا بھی : تاکہ آپ اندازہ فرما سکیں کہ کیا قصہ ہے ۔ وہ پرچے محدث ماہ محرم ۱۳۹۳ھ اور معارف اسلام شیعہ جون جولائی ۱۹۷۳ء تھے ۔ اب ہم بحث کو سمیٹنے کے لیے چند مخصوص ایسے عنوانوں کا آغاز کرتے ہیں ۔ کہ اگر ایمان اور انصاف سے تبادلۂ خیال کی کوشش کی جائے تو بات آسانی کے ساتھ سمجھی جا سکتی ہے ۔ ہمارے نزدیک معاصر موصوف کے سارے مباحث مندرجہ ذیل عنوانوں کے تحت آ جاتے ہیں ۔ ان سے ہم درخواست کریں گے کہ اگر دیانتداری اور خوفِ خدا کا کچھ پاس ہو تو غلط مبحث سے پرہیز کریں ۔ اور صرف موضوع سے متعلق بات کریں ، ورنہ ہم آپ کی کسی بات کے جواب دینے سے معذور ہوں گے ، جس طرح آپ پہلے اِدھر اُدھر کی مارتے رہے ہیں ، مارتے رہیے ! ہمارے لیے آپ سے آوارہ بحث کے لیے اپنا وقت ضائع کرنا

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مشکل ہوگا۔ اگر بحث موضوع حق کیلئے ہے تو سنجیدہ گفتگو کیجیئے! اگر صرف چکر چلانا ہے تو آپ کو مبارک، ہم اس میدان کے شاہ سوار نہیں ہیں۔ مجوزہ عنوان یہ ہیں۔

۱۔ خلافت کی حقیقت ۲۔ شیعوں کے عمل

۳۔ شیعوں کے اربعۂ ائمہ معصومین ۴۔ شیعوں کا قرآن و حدیث۔

۵۔ شیعوں کی اخلاقی اور سماجی اقدار

خلافت کی حقیقت خلافت کے لغوی معنی نیابت اور جانشینی کے ہیں۔ اصطلاحاً اس کے متعدد معنے اور کئی ایک شکلیں ہیں۔

خلافت نسل انسانی حق تعالیٰ کی عطا کردہ قوت اور اس کی حرارت سے متمتع باختیار اور مجاز ہونے کی بنا پر کائنات ارضی پر انسان جو تصرف یا حکومت کرتا ہے۔ اسکو "خلافت نسلِ انسانی" کہہ سکتے ہیں۔ بعض علماء نے اس کا نام "خلافتِ قدرت" رکھا ہے۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

ہم زمین میں ایک خلیفہ بنانے والے ہیں۔

میں اسی خلافت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں مومن اور کافر نیک اور بد سبھی الساں آجاتے ہیں۔ اور سبھی خلیفہ کہلاتے ہیں۔ اس سے حضرت آدم علیہ السلام کی امامت مراد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں فساد اور خون ریزی کو ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی طرف اس کا انتساب جائز نہیں ہے۔ اس لیے یہی کہنا پڑے گا کہ اس سے نوعی نیابت مراد ہے۔ یعنی پوری نسل انسانی خلیفہ ہے۔ یہ جعل تکوینی ہے تشریعی نہیں ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ کَفَرَ فَعَلَیْهِ کُفْرُہٗ (پ ۲۲۔ فاطر ع ۵)

وہی ایسا ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا، سو جو کوئی کفر کرے گا۔ اسی پر پڑے گا۔

وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ (پ ۲۰۔ النمل ع ۵)

(یا وہ جو) تم کو زمین میں خلیفہ (صاحب تصرف) بناتا ہے۔

وَاذْکُرُوْٓا اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ (پ ۸۔ الاعراف ع ۹)

(حضرت ہود نے کہا اے بھائیو!) وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے تمہیں قوم نوح کے بعد (وارث) بنایا۔

ان تمام آیات میں نسل انسانی کی نیابت اور خلافت مراد ہے۔ کیونکہ جن سے انبیاء خطاب فرما رہے ہیں۔ وہ عموماً کافر ہیں مومن کم ہیں۔ اسی طرح اس آیت کا حال ہے۔

وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (پ ۸۔ الانعام ع ۲۰)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور وہ وہی ہے جس نے تمھیں زمین پر خلیفہ بنایا اور تم میں سے ایک کے رتبے دوسرے پر بلند کیے۔

سورہ یونس میں فرمایا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ (پ ۱۱ - یونس ع ۲)

پھر ہم نے تمھیں ان کے بعد زمین پر خلیفہ (نائب) بنایا۔

امام ابن کثیر اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اس سے مراد مختلف اوقات میں باری باری اقوام عالم کا آنا ہے۔ صرف حضرت آدم مراد نہیں کیونکہ سفکِ دماء ان کی طرف منسوب ہے۔ اس لیے اس سے حضرت آدم مراد نہیں ہو سکتے۔

(انی جاعل فی الارض خلیفۃ) ای قوما یخلف بعضھم بعضاً قرنا بعد قرن وجیلا بعد جیل .... ولیس المراد ھھنا بالخلیفۃ آدم علیہ السلام فقط..... ھو الظاھر انہ لم یرد آدم عینا اذلوکان ذلک لما حسن قول الملٰئکۃ اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء فانھم ارادوا ان من ھذا الجنس من یفعل ذلک (تفسیر ابن کثیر)

امام ابن کثیر کا قول قابل قبول نہ بھی ہو تب بھی مندرجہ بالا آیات اسی مضمون میں بالکل واضح ہیں۔ کہ اس خلافت سے مراد بلا استثناء "نسل انسانی" کی خلافت ہے جن لوگوں نے ان آیات کے الفاظ "جاعل یا یجعل" سے امامت اور سیاسی پیشوائی مراد لی ہے۔ انہوں نے شاید قرآن حکیم کے سیاق و سباق پر توجہ نہیں دی۔

خلافت ابوت اس سے مراد آبائی وراثت ہے اور بس۔ یہ دونوں خلافتیں وہ ہیں جن کا تعلق ہمارے موضوع سے نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں کا تعلق پوری نسل انسانی سے ہے۔ جن میں خدا کی زمین پر ان کو قدرت تصرف حاصل ہے۔ اور اس سلسلے میں وہ ابتداءً اور وراثۃً یکے بعد دیگرے نیابت اور خلافت پر متمکن چلے آ رہے ہیں۔

خلافت رسالت اس سے مراد امامت انبیاء ہے جو حق تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ اور تنفیذ اور اقامت دین کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ (پ ۲۳ - ص ع ۲)

اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔ سو لوگوں کے مابین حق کے مطابق فیصلہ کیا کریں۔

انبیاء کا تعلق اسی خلافت سے ہے۔ رب براہِ راست ان کی تقرری فرماتا ہے اور ان کی حفاظت خود کرتا ہے اس لیے وہ معصوم رہتے ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے۔ ان کے ارشادات سے انحراف معصیت اور کافری تصور کیا جاتا ہے۔

خلافت رسول یعنی اللہ کے رسول کے جانشین، خلیفہ اور اولو الامر کہلاتے ہیں۔ ان کا کام "قرآن اور حامل قرآن" کا اتباع ان کے احکام کی تبلیغ اور تنفیذ ہوتا ہے۔ لیکن یہ معصوم نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مبعوث ہوتے ہیں۔ یعنی ان کی تقرری رب کی طرف سے نہیں ہوتی۔ اس لیے ان سے اختلاف اور نزاع کیا جا سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ۵ - النساء ع ۸)

مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولوں کا اتباع کرو اور اپنے حکمرانوں کا کہا مانا کرو، اگر کسی چیز میں باہم جھگڑ پڑو تو (قطع نزاع کے لیے) اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

ا۔ اللہ اور رسول کی براہِ راست اطاعت کا حکم ہے۔

ب۔ حکمرانوں (اولی الامر) کی اطاعت کو بالتبع رکھا ہے۔ اس لیے یہاں "اطیعوا" اولی الامر نہیں کہا گیا بلکہ تنہا اولی الامر بولا گیا ہے تاکہ یہ ذہن نشین ہو جائے کہ خلیفہ کی اطاعت مشروط ہے۔

ج۔ منکم (اپنے میں سے) کہہ کر یہ بتا دیا ہے کہ وہ بھی انسان ہی ہوگا۔

د۔ نزاع کی اجازت دے کر یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مامور من اللہ یا معصوم عن الخطاء نہیں ہوتے، اس لیے ان کی اطاعت غیر مشروط نہیں ہوتی۔

ہ۔ قاطع نزاع اور درجۂ استناد صرف اللہ اور اس کے رسول پاک کا خاصہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک، فرد یا جمعیت خلیفہ ہو یا کوئی اور کارکن خدا کے ہاں جواب دہ ہے، وہ کسی کے ہاں جواب دہ نہیں ہیں۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ (پ ۱۷ - انبیاء ع ۲)

یعنی خدا کے سامنے جواب دہ نہیں ہے۔ وہ سارے خدا کے ہاں جواب دہ ہیں۔

اس لیے ہمارے نزدیک خلیفہ اور امام کے معصوم ہونے کا نظریہ صحیح نہیں ہے۔ ایک تو یہ نظریہ آیت کے خلاف ہے، جیسا کہ اوپر گزرا ہے، اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد بھی یہی ہے۔

فانی لست فی نفسی بفوق ان اخطئ ولا آمن ذلک من فعلی الا ان یکفی اللہ فی نفسی ما ھو املک منی (نہج البلاغہ ص ۱۴۱)

میں اپنے نفس کو خطا کرنے سے بالا نہیں پاتا اور نہ اپنے فعل میں مامون ہوں، سوائے اس کے کہ اللہ مجھے میرے نفس سے بچائے اور وہ مجھ سے زیادہ قادر اور مالک ہے۔

خارجیوں کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ھؤلاء یقولون لا امرۃ وانہ لابد للناس من امیر بر او فاجر (نہج البلاغہ بشرح میثم مطبوعہ طہران)

وہ (خارجی) کہتے ہیں کہ حکومت نہ ہو حالانکہ وہ لوگوں کے لیے ضروری ہے، کوئی امیر نیک ہو یا بد۔"

معلوم ہوا، خلیفہ کے لیے معصوم ہونا شرط نہیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ خوارج گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر تصور کرتے ہیں۔ اور وہ خلافت کے سلسلے میں شیعوں سے بھی سخت عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو "بر او فاجر" کا بالخصوص ذکر کرنا پڑا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شیعوں کے علی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عظیم انسان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم صحابی اور "رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ" کے زمرہ میں شامل تھے، لیکن شیعہ دوستوں نے جو تعارف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیش کیا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو پھر خلافت آپ کا مقام نہیں ہے اس لیے خلافت کے لیے جھگڑا کرنا تضیع اوقات کے سوا اور کچھ نہیں۔ کیونکہ آپ کے پیش فرمودہ تعارف کی بنا پر ان کو خدا سے اوپر یا خدا سے نیچے بلافصل ہونا چاہیے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت ان کے بیان کردہ مقام سے فروتر ہے خواہ وہ بلافصل ہی کیوں نہ ہو۔ مندرجہ ذیل اکابر اور رہنماؤں کے افکار اور تصریحات ملاحظہ فرمائیں!

انا حی لا یموت مشارق انوار الیقین شیعہ حضرات کی معروف کتاب ہے، اس میں لکھا ہے کہ:

اصبغ بن بنانہ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

انا اخذت العہد علی الارواح فی الازل، انا المنادی لھم الست بربکم، انا منشئ الارواح، انا صاحب الصور، انا اخرج من فی القبور، انا جاوزت بموسی البحر، اغرقت فرعون وجنودہ، انا ارسیت الجبال الشامخات۔ وفجرت العیون الجاریات، انا ذلک النور الذی اقتبس موسی ھذا الھدی، انا حی لا یموت۔

"میں نے ہی ازل میں روحوں سے عہد لیا تھا، میں نے ہی انکو آواز دی تھی کہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ میں نے ہی روحوں کو پیدا کیا، صور اسرافیل کا مالک میں ہی ہوں اور میں ہی قبروں سے مردوں کو نکالنے والا ہوں، میں نے ہی موسیٰ کو دریا پار کرایا تھا۔ اور میں نے ہی فرعون اور اسکے لشکر کو غرق کیا تھا۔ اور میں نے ہی اونچے اونچے پہاڑ گاڑے تھے۔ اور میں نے ہی آب رواں کے چشمے جاری کیے، میں ہی وہ نور ہوں جس سے حضرت موسیٰ نے کسب فیض کیا اور ہدایت پائی تھی۔ میں ہی حی لا یموت ذات ہوں، جس کو فنا نہیں ہے۔"

اوّل و آخر ؎ بیشک کہ تو ہی باطن و ظاہر ہے السلام

حقا کہ تو ہی اوّل و آخر ہے السلام! (فضائل مرتضوی ص ۱۶)

خالق و مشکل کشا یہ وہ ہے کہ کون و مکاں کو جس نے کیا ایجاد — بے چوب و ستون خیمۂ گردوں کیا استاد

یہ قابض ارواح ہے اور خالق اجساد — ناصر ہے رسولوں کا، فرشتوں کا ہے استاد

(فضائل مرتضوی مطبع یوسفی دہلی ص ۳۰)

تاریخ الائمہ میں مرقوم ہے۔

کوئی نبی اور وصی اور ولی از آدم تا ایندم نہیں گزرا ہے کہ جس کی علی نے بلا و مصیبت میں مدد نہ کی ہو (فضائل مرتضوی ص ۱۳۰)

از ابتدائے خلقت آدم و حوا کے تا عہد دولت جناب رسول اللہ صلی اللہ و آلہ وسلم ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبر ہوئے سب کی مدد علی نے فرمائی۔ (ص ۵۱)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

علی نے آدم و حوا کو ملایا۔ آگ کو خلیل پر گلشن بنایا، زکریا کو آرے سے بچایا، یوسف کو چاہ سے نکال کر مصر میں تخت پر بٹھایا، دیدۂ یعقوب کو نور بخشا، سلیمان کو جنات سے چھڑایا۔ (تاریخ الائمہ ص۵۲)

اور اسی طرح حضرت داؤد کو الحان اور حضرت موسےٰ کو ید بیضاء عنایت کیا۔ اور جس وقت پہاڑ پر موسیٰ کو غش آیا تو دستگیری فرمائی، آسمان پر جانے کو عیسےٰ کی رہبری کی...... ؎

علی کا معجزہ اک اک ہے نادر   علی کی ذات ہر شے پر ہے قادر   (تاریخ الائمہ ص۵۳)

علامہ شیخ عبد العلی ہروی تہرانی شیعہ حضرات کے نزدیک بڑا اونچا مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے "مواعظ حسنہ" نامی کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ کتاب کے ٹائیٹل پر ان کے یہ القاب لکھے گئے ہیں۔

"زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، عمدۃ المتکلمین وفخر المتاخرین، عالم علوم ربانی، کاشف اسرار حقانی، وحید العصر، فرید الدہر، سرکار علامہ الشیخ عبد العلی الہروی الطہرانی"۔

یہ بزرگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کے متعلق کتاب مذکور میں لکھتے ہیں۔

"پس معلوم ہوا کہ موت ان کے تابع ہے۔ بلکہ روز قیامت نفخ صور انہی کے حکم سے ہوگا یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین ایک معمولی کرتا پہن کر لڑائیوں میں شریک ہوتے تھے اور لڑتے تھے۔ ایک مرتبہ اصحاب نے عرض کیا۔ تو فرمایا میں وہ ہوں جو موت کو بھی مارنے والا ہے۔ مجھے کیا خوف ہے اور قیامت میرے حکم سے برپا ہوگی"۔

انا الساعۃ، انا الموت الممیت ومفرج الکربات عن وجہ خیر البریات یعنی حضرت علیؓ فرماتے ہیں، میں خود قیامت ہوں اور موت کو مارنے والا ہوں۔ اور پیغمبر خدا سے رنج اور بلا دور کرنے والا ہوں (مواعظ حسنہ ص۱۳)

قال امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام انا خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحاً یعنی فرمایا امیر المومنین نے کہ میں نے خمیر کیا آدم کی مٹی کو اپنے ہاتھوں سے چالیس روز تک"۔ (ص۲۲۸)

"علی ساقی کوثر ہے، قیامت میں دنیا میں مربی، درجات کو تقسیم کرتا ہے" (مواعظ حسنہ ص۲۷۵)

ایک شیعہ شاعر نے اپنے "دیوان وفائی" میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قدیم اور درجہ میں خدا سے کچھ کم کہا ہے۔

علی کہ در قدیمش نہ ریب ہست نے شکے
علی کہ از خدا الٰہی تبار نشد جز اندکے   (دیوان وفائی)

جناب حبیب اللہ فارسی شیعہ "گلستان حکیم قاآنی" میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان اور جہان آفریں اور انسانی لباس میں خدا ہیں۔

علی بندۂ خاص جان آفریں   ولے در حقیقت جہاں آفریں

آگے کہا کہ: گو وہ جہان آفرین کا بندہ ہے۔ مگر اصل میں جہان آفریں وہی ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جہان آفریں را ہمیں بندہ اوست — ولیکن جہاں آفرینندہ اوست

پھر کہا کہ عاجزی کے لباس میں اس کی سربلندی ہے اور انسانی لباس میں وہ خدا ہیں۔

سرافرازیش در سرافگندگی — خدائیش در کسوت بندگی

دیوان وفائی ہی میں ہے کہ: علی بے مثل یعنی لیس کمثلہ شئی ہے، وہی نور لم یزل ہے عیبوں سے پاک، مصدر کائنات اور معشوق ازل ہے۔

علی است فرد بے بدل، علی است مثل بے مثل — علی است مصدر منبع علم علی ہست، صادر اول
علی است خالی از خلل علی ہست عاری از زلل — علی است شاہد ازل علی است نور لم یزل!
کہ فرد لایزال را وجود اوست مظہرا — (دیوان وفائی)

پھر لکھتا ہے کہ تمام انبیاء اور اولیاء حضرت علی کے کفش بردار ہیں۔ اور اللہ نے اپنی بادشاہی کے سارے اختیارات اس کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اور وہ لامکان ہے۔

زمام ملک خویش را سپردہ حق بدست او
چہ اولیاء، چہ انبیاء تمام پائے بستہ او
نظر بہ لامکان عنا بہ بیں مقام حیدرا (دیوان وفائی)

مزید فرمایا! حضرت علی کو فنا نہیں، قیامت وہی برپا کریں گے۔ اور یہ از قیامت ہیں کھل جائے گا مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ کا مصداق کون تھا، کیونکہ علی خدا کا ہاتھ ہے اور وہ عین خدا ہے۔

چوں ایں جہاں فنا شود علی فناش میکند
قیامت ار بپا شود علی بپاش میکند
کہ دست دست او بود وے خداش میکند
وما رمیت اذ رمیت بر تو فاش میکند
کہ اوست دست کردگار اوست عین داورا (دیوان وفائی)

ہو سکتا ہے کہ معاصر معارف دوسروں کی ذمہ داری لینے سے انکار کر دیں، اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ خود معارف کو معارف کے آئینے میں بھی پیش کر دیا جائے۔

آپ کے نزدیک یہ خلافت محمدیہ نیابت الٰہیہ ہے۔ تو آپ کے مقام خلافت محمدیہ یا نیابت الٰہیہ میں سر مو فرق نہ تھا۔ (معارف علی فاطمہ نمبر دسمبر ۱۹۶۳ء ۶)

ہوتے لگا جیتوں کو خدا کا دھوکا — یہ عبد تو ملتا ہوا معبود سے ہے۔ (معارف مذکور ص ۴۹)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

علی کی ذات ! زیبا ہے رکوع ہست و بود اس کو
قیام اس کو قعود اس کو سلام اس کو درود اس کو
بنائے لا الہ کا پاسبن نگر ہوتا نہ قدرت کو
یہ ذات پاک ایسی ہے کہ جائز تھا سجود اس کو (ایضاً صفحہ ۴۴)

اس لیے وہ بھی تمام انبیاء سے افضل ہیں لہٰذا آنحضرت نے ایک دفعہ جبکہ حضرت علیؓ باہر سے تشریف لائے فرمایا:۔ مرحبا سید المرسلین و امام المتقین (معارف صفحہ ۴)

اور جس وجہ اللہ، دستِ خدا، شیر خدا، جانِ محمد، نفسِ پیغمبر، نائب رسالت، سربراہ امت، روح امامت، شہنشاہ ولایت، جوہر شجاعت، علی ولی قوت اللہ، مشکل کشا، سلطان حضرت کبریا دافع بلا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت حق کو فتح اور باطل کو شکست نصیب ہوئی۔ (معارف صفحہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

کربلا اور مسجد کوفہ میں کیوں شکست کھائی ؟ کچھ تو بولئے !

حضرت علی علیہ السلام اسی وقت عالم وجود میں آئے جبکہ کوئی سے خلق نہ ہوئی تھی۔ نہ آدم کا وجود تھا۔ نہ فرشتے تھے نہ عرش و کرسی نہ آسمان و زمین وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے اپنے صفت نصیر سے متصف ہونے کے سبب جملہ انبیاء علیہم السلام کی امداد فرمائی۔ (معارف ماہ جنوری ۱۹۷۰ء)

عن النبی انہ قال لعلی یا علی ان اللہ قال لی یا محمد بعثت علیا مع الانبیاء باطنا و معک ظاہرا ترجمہ: فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے کہ مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ میں نے علی کو تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ پوشیدہ طور پر بھیجا ہے اور تمہارے ساتھ ظاہری طور پر (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۲) (معارف جنوری ۱۹۷۰ء)

حضرت علی سے جب یہ سوال کیا گیا کہ آپ کی فضیلت انبیاء سابقین علیہم السلام پر کیا ہے۔ جبکہ ان انبیاء علیہم السلام کو بلند معجزات معروفہ عطا کئے گئے تھے تو آپ نے فرمایا:۔

فقال علیہ السلام: واللہ قد کنت مع ابراھیم فی النار وانا الذی جعلتھا بردا وسلاما وکنت مع نوح فی السفینۃ فانجیناہ فی الغرق وکنت مع موسی فعلمتہ التوراۃ وانطقت عیسٰی فی المھد وعلمتہ الانجیل وکنت مع یوسف فی الجب فانجیتہ من کید اخوتہ وکنت مع سلیمان علی البساط وسخرت الریاح (انوار النعمانیہ صفحہ ۱۳)

یعنی امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں حضرت ابراہیم کے ساتھ تھا۔ جبکہ انہیں آگ میں ڈالا گیا اور میں ہی وہ ہوں کہ جس نے اسے ٹھنڈا کیا۔ اور باعث سلامتی بنا اور میں جناب نوح کے ساتھ کشتی میں تھا۔ پس میں نے انہیں غرق ہونے سے بچایا۔ اور میں جناب موسیٰ کے ساتھ تھا پس میں نے ہی گہوارہ میں نطق کر دیا۔ اور انہیں انجیل پڑھائی اور میں ہی یوسف کے ساتھ کنوئیں میں تھا۔ پس میں نے ان کو بھائیوں کے مکر و فریب سے پناہ دی۔ اور میں ہی سلیمان کے ساتھ بساط پر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تھا۔ اور میں نے ہی ہواؤں کو ان کا تابع فرمان بنا دیا تھا۔ (معارف جنوری ۱۹۷۰ء)

معارف اسلام علی فاطمہ نمبر نومبر، دسمبر ۱۹۶۲ء میں " اندر نام دیدا ور اتھر دید میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا ایک پوتر نام " کے عنوان سے گیلانی صاحب مدیر نے ایک مضمون تحریر فرمایا ہے جس میں الوہیت علی جیسی باتیں جمع کر دیں کہ خدا کی پناہ، اس میں سے چند یہ ہیں کہ :

۲۔ آپ خدائی قوتوں کے مالک ہیں اور اسی لیے آپ کو "قوۃ اللہ" کہا جاتا ہے۔

۴۔ آپ سب پر غالب آنے والے ہیں۔ غالب کل غالب۔

۸۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر مولا علی ہی کی حکومت ہے۔

۹۔ کائنات عالم کا ذرہ ذرہ آنجناب کے تحت الحکم اور زیر فرمان ہے۔ غالب کل غالب ہونے کی وجہ سے آپ کا ہر چیز پر غلبہ ہے۔

۱۰۔ کوثر و تسنیم و سلسبیل، جناب امیر کے قبضہ میں ہے، امیر علیہ السلام کو بہشت کا مالک کہا گیا ہے۔ الجنت تحت العلی (ملخصاً)

سام وید میں آنے والے " اندر" سے متعلق پیشن گوئی کی گئی ہے کہ وہ ہمنام خدا ہوگا ..... اس میں اندر کی ایک ایسی تعریف کی گئی ہے جس کا اطلاق کسی صورت میں اور کسی مبالغے میں حضور رسالت مآب کی ذات اقدس پر نہیں ہوتا۔ (معارف مذکور)

علی نبی کے گھر کچھ تھا تو خدا تھا یا خدا کا علم تھا (ایضاً)

یا علی انت وجہ اللہ، یا علی انت عین اللہ، یا علی انت لسان اللہ، یا علی انت ید اللہ، یا علی انت اذن اللہ۔ (معارف اسلام ملخصاً علی فاطمہ نمبر اکتوبر، نومبر ۱۹۶۶ء)

الغرض شیعہ اکابر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو تعارف پیش کیا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے، نقل کفر کفر نباشد، ورنہ ان اقتباسات کو نقل کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ بہر حال شیعہ حضرات کو چاہیے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کا لالچ نہ کریں۔ کیونکہ یہ مقام مقامِ علی نہیں۔ نیابت رسول، رسول کے اُمتی اور ایک انسان کے لیے تو ممکن ہے لیکن وہ ذات گرامی جو بقول شیعہ بزرگان، انبیاء سے افضل اور انسانی لباس میں خود خدا ہو۔ اس کیلئے رسول کے عاجز امتیوں سے "خلافت رسول" کی بھیک مانگنا، شایان شان بات نہیں ہے۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ اب اس بحث کو ختم ہونا چاہیے۔ کیونکہ جس بات میں جھگڑا ہے، وہ علی رضی اللہ عنہ میں نہیں۔ جو منصب آپ کے لیے مختص ہو مقام کے نسب حال ہے۔ اس کے بارے میں ہم سوچنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ باقی رہے آپ! سو وہ آپنے ان کو دے ہی رکھا ہے، اس لیے اب جھگڑا بے سود ہے۔

خدا سے بھی افضل! شیعوں کا اعتقاد ہے کہ علیؑ ہر غلطی، خلل اور زلل سے پاک ہے۔ ہر امام عالم الغیب ہے۔ لیکن خدا کے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بارے ہیں ان کا نظریہ یہ ہے کہ خدا کو "بدا" ہوتا ہے یعنی آئندہ کے واقعات کے بارے میں خدا پر لے خبری اور جہالت طاری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بعد قائم مقام اسمٰعیل کو قرار دیا تھا۔ پھر اسمٰعیل سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کو پسند نہ تھی تو انہوں نے موسیٰ کو قائم مقام مقرر کیا۔ جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا۔

اللہ کو بدا ہو گیا ہے۔" (مجار الانوار محقق طوسی)

ما بدا اللہ فی شیء کما بدا للہ فی اسمٰعیل ابنی یعنی اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا میرے بیٹے اسمٰعیل کی بابت ہوا۔ (رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق ص۲۶)

عن الرضا یقول ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقروا للہ بالبداء (اصول کافی ص۸۴)

اللہ نے جو بھی بھیجا اسکو تحریم شراب کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور یہ کہ اللہ کے لیے بداء کا اقرار کریں۔

شیعوں کے ہاں یہ روایات ملتی ہیں کہ:

حضرت امام جعفر کے ذریعے خدا نے اعلان کیا ——————— کہ امام جعفر کے بعد ان کے بیٹے اسمٰعیل امام ہوں گے۔ مگر ان سے کچھ حرکات ناشائستہ صادر ہوئیں جن کا علم خدا کو نہ تھا، اس لیے پھر اس کے بجائے آپ کے دوسرے بیٹے موسیٰ کاظم رضا کو بنایا۔ کہتے ہیں کہ ایسا بڑا بدا خدا کو کبھی نہیں ہوا تھا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ خدا نے امام نقی کے بیٹے محمد کی امامت بتائی مگر خدا کو معلوم نہ تھا۔ کہ وہ باپ کے سامنے فوت ہو گا۔ اس لیے بعد میں خدا کو اپنی رائے بدلنا پڑی اور امام حسن عسکری کو امام بنایا۔

امام باقر فرماتے ہیں۔ کہ اللہ نے امام مہدی کے ظہور کا وقت ۷۰ء مقرر کیا۔ مگر امام حسین شہید ہو گئے اور اللہ میاں ناراض ہو گئے۔ امام مہدی کے ظہور کو غیر متعلق میعاد کے لیے ملتوی کر دیا۔

الغرض "بدا" اس کو ہوتا ہے جو انجام کار سے بے خبر ہو۔ خدا تو انجام کار سے ناواقف مگر ائمہ حضرت علی سمیت اس سے منزہ اور پاک! تو خود خیال فرمائیے! ایسے علی کے لیے خلافت رسول تو کجا، نیابت الٰہیہ بھی فروتر ہے۔ ہاں اگر خدا حضرت علی کے نائب اور خلیفہ بننا چاہیں تو شاید یہ اعتقاد شیعہ احباب کوئی حرج نہ ہو۔

ان تصریحات کے پیش کرنے سے غرض یہ ہے کہ خلافت سے یہاں بحث کرنا فضول ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ نیابتؐ کی چیز نہیں ہیں۔ اس لیے یہ احباب ملت اسلامیہ کا خواہ مخواہ وقت ضائع نہ کریں۔

شیعوں کے آئمہ معصومین

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ آئمہ معصوم ہوتے ہیں، گویا کہ وہ اس طرح اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ عصمت خاصۂ انبیاء ہے ویسے بھی تاریخ اور کتب شیعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معصوم نہ تھے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کے حق میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دست بردار ہوگئے۔ غالباً شیعوں کے نزدیک یہ ایک سنگین بات ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ ابن کثیر میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ کے عہد خلافت میں حضرت حسین، حضرت حسن، کے ہمراہ ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور وہ گراں قدر عطیات سے نوازے جاتے تھے۔

شرح ابن ابی الحدید جلد دوم (شیعہ) میں ہے کہ :۔

معاویہ دنیا میں پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے دس دس لاکھ درہم عطا کیے اور ان کے فرزند (یزید) پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے دگنا کر دیا۔ حضرت کے بیٹوں امام حسن اور حسین کو ہر سال عطا ہوتے تھے (شرح ابن ابی الحدید)

پھر ان کی باہم رشتہ داریاں تھیں (مثلاً) امام حسین کی بھتیجی اور حضرت جعفر طیار کی صاحب زادی سیدہ اُم محمد یزید کے عقد میں تھیں اور امام حسین کی زوجہ محترمہ امیر معاویہ کی حقیقی بھانجی تھیں۔ (شاہکار رسالت ص۵۶)

گو ہم ان باتوں کو شیعوں کے نظریہ کے مطابق غلط نہیں سمجھتے لیکن شیعوں کو سوچنا چاہیے کہ جو امور ان کے نقطہ نظر سے کفر و اسلام کا مسئلہ ہیں ظاہر ہے، ان کا ارتکاب ان کے نقطہ نظر سے ان کی عصمت کے خلاف ہی ہوگا۔ اور ہونا چاہیے۔

امام جعفر صادق حضرت حسن پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

لو توفی الحسن بن علی علی الزنا والربا وشراب الخمر کان خیرا مما توفی علیہ (احتجاج طبری ص۱۹۳)

اگر حسن بن علی، زنا، بیاج اور شراب نوشی کے مرتکب ہو کر مرتے تو اس سے بہتر تھا، جس (حالت) پر اس نے وفات پائی۔

ظاہر ہے یہ خلافت سے دستبرداری کی طرف اشارہ ہے۔ اگر یہ بات ہے تو پھر عصمت کہاں؟

رجال کشی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے آئمہ عوام کو جھوٹ مسائل بنایا کرتے تھے۔ فاجابہ فیھا بخلاف الجواب الاول (رجال کشی)

بلکہ حضرت امام جعفر صادق کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ :۔

خذ بما فیہ خلاف العامۃ (روی عمر بن الحنظلۃ خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقھم (کافی کلینی)

جو اکثریت کے خلاف جائے وہ لے لو اور جو موافق ہو چھوڑ دو۔

غور کیجئے! حضرت امام جعفر کس امر کی تلقین فرما رہے ہیں؟ کیا عصمت ایسی باتوں کی متحمل ہے؟

حضرت علی سے ان کے حقیقی بھائی عقیل، چچا حضرت عباس، چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس سے سخت اختلاف رہا خاص کر حسنین کی آولاد کے درمیان خوب رنجش رہی۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔

لیس منا احد الا ولہ عدو من اھل بیتہ فقیل لہ بنوا الحسن لا یعرفون الحق قال بلی ولکن یحملھم الحسد منعھم (احتجاج طبری ص۱۹۲)

ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اہل بیت میں سے ہی کچھ لوگ اس کے دشمن نہ ہوں۔ حضرت جعفر سے پوچھا گیا کہ کیا حسن

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

[م]ولا[نا] کو یہ معلوم نہیں کہ یہ کس کا حق ہے ؟ فرمایا ہاں جانتے ہیں مگر حسد کے مارے کرتے ہیں۔

شیعوں کے ایک بڑے امام زرارہ حضرت امام باقر کے متعلق یہ کہتے تھے۔

شیخ لا علم لہ بالخصومۃ (اصول کافی ۵۵۶) بابا مناظرہ کرنا جانتا ہی نہیں۔

مجالس المومنین اور حق الیقین (کتب شیعہ) نے حضرت علی کے بارے میں حضرت سیدہ فاطمہ کے جو ریمارک نقل کیے [ہیں] ۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کی عصمت کی قائل نہ تھی۔ ہم اس کے چند فقرے بغیر ترجمہ کے ذکر کرتے ہیں کیونکہ حوصلہ [نہ]یں پڑتا۔ خود سوچ لیجئے!

اگر او (نبی) بوقت عجز لغار فرار نمود این (علی) بوقت منع دعجز در خانہ بر روئے خود فراز کرد اگر نبی دختر عثمان داد [ا]ین (علی) دختر بہ عمر فرستاد (مجالس صفحہ ۷۶)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام انتظار معاودت ادی کشید چون بمنزل قرار گرفت خطابہاں درشت باسید اوصیا نمو[د] کہ مانند جنیں در رحم پردہ نشین شدہ ومثل خائنان درخانہ گریختہ الخ ۔ (حق الیقین صفحہ ۲۳۳)

ترجمہ کسی سے کرا کے دیکھ لیجئے اور پھر گریبان میں جھانک کر دیکھئے! شاید بات سمجھ میں آجائے۔

شرح میثم مطبوعہ طہران میں ہے۔

ھولاء یقولون لا امرۃ وانہ لا بد للناس من امیر بر وفاجر (شرح میثم۔نہج البلاغۃ)

یہ خوارج کہتے ہیں حکومت نہیں ہے، حالانکہ ضروری ہے کہ لوگوں کا کوئی امیر ہو، وہ نیک ہو یا بد، بہر حال ہو ضرور، یہ معلوم ہوا کہ امامت کے لیے عصمت کے دعوے عامیانہ ارادت مندی کا ایک گونہ اظہار ہے۔ اور کچھ نہیں۔ یہ [لو]گ تو عصمت انبیاء کے بھی قائل نہیں، عصمت امامت کو کیسے نباہ سکیں گے ؟ ان کا کہنا ہے کہ عبودیت میں راسخ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انبیاء سے کسی قدر گناہ صادر ہوں۔

داؤد علیہ السلام کے قصے کے بیان میں حیات القلوب میں ملا باقر مجلسی نے یہ تحریر کیا ہے۔

از پیغمبران گناہ صادر نمی شود لیکن چوں نہایت مرتبہ کمال انسانی اقرار بعجز وناتوانی وتذلل است واین معنے بدون صدور فی جملۃ مخالفتے حاصل نہ میشود ولہذا حق تعالیٰ گاہے انبیاء ودوستان خود را بخودی گذارد کہ مکروہے یا ترک اولیٰ از ایشان صادر کردد (صافی ترجمہ کافی مطبوعہ لکھنو کتاب التوحید صفحہ ۲۲۹)

نہج البلاغہ میں ہے کہ حضرت علی نے اقرار کیا کہ لست فی نفسی بفوق ان اخطئ ولا امن ذلک من فعل (صفحہ ۱۲۴)

میں اپنے نفس کو غلطی کرنے سے بالا نہیں پاتا اور نہ اپنے فعل میں، میں مامون ہوں۔

حضرت زین العابدین نے یزید سے کہا۔

اما عندی مکروہ لک فان شئت فامسک وان شئت فبع (کافی کی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۱)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں آپ کا مجبور غلام ہوں چاہیں تو غلام رکھ لیجئے جی چاہے تو فروخت کر ڈالئے !"

طوالت مانع نہ ہوتی تو مزید مثالیں پیش کی جا سکتی تھیں ۔ دانشمند کے لیے اشارہ کافی ہے)

یہ تو تھی ایک نظری بحث اور تفصیل حالِ واقعی ۔

ہم نے اوپر کی سطور میں مفروضہ ائمہ معصومین کے سلسلے میں جو کچھ بیان کیا ہے ، اس کے معنی نہیں کہ ہم معاذ اللہ ان کو گنہگار تصور کرتے ہیں ۔ بلکہ یہ ایک نظری بحث اور حال واقعی کی ایک تفصیل تھی ۔ اور وہ بھی خود شیعہ حضرات کے مفروضوں کی بنیاد پر ورنہ جہاں تک ہماری عقیدت کا تعلق ہے ۔ ہم سب کو صلحائے امت اور بزرگان ملت تصور کرتے ہیں ۔ اگر ہم ان کے مبارک عہد میں ہوتے تو ہم ان کے پاؤں دھو کر پیتے ۔ اگر بقول شیعہ حضرات وہ اب بھی تشریف لاتے تو ہم ان کی راہوں پر اپنی آنکھیں بچھاتے ۔ کیونکہ وہ قرآن کے پیروکار اور متبع سنت تھے جو خوبیاں شیعہ نے ان کی طرف منسوب کی ہیں وہ ان سے بالکل دور تھے ۔ اور اصلی موحد تھے ۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر صد بار رحمتیں اور برکتیں ہوں ۔

لطیفہ

شیعہ دوستوں کے دانشمندانہ لطیفوں میں سے ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ عصمت آئمہ کا نعرہ لگانے والوں نے ان ائمہ کو چھپا رکھا ہے ، تاکہ ان کو ہوا نہ لگے ۔ اور ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر بہ فرض محال آج وہ تشریف لے آئیں تو بھی یہی شیعہ سب سے پہلے ان کے خلاف محاذ بنائیں گے ، کیونکہ یزید کو گالیاں دیتے دیتے وہ خود یزید صفت حکمرانوں سے مانوس ہو گئے ہیں ۔ باقی رہے ہم ! سو ہم ان سے کہتے ہیں کہ :

جناب ! ہم سے لڑتے کیوں ہو ، ان بزرگوں کو لاؤ ! ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ، بیعت خلافت ، بیعت جہاد ، اور بیعت ارادت ، غرض جو بھی بیعت آپ چاہیں گے ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے دکھا دیں گے ۔ مگر ان کا حال وہی ہے جو ایک مخلص پٹھان کا بیان کیا جاتا ہے کہ ۔

اس نے کسی کافر کو دیکھ لیا ، تو تلوار سونت لی اور اس سے کہا کہ کلمہ پڑھو اور مسلمان ہو جاؤ ۔ ورنہ ہم تمہارا سر قلم کر کے رکھ دیں گے ۔ وہ بیچارہ ہاتھ جوڑ کر بولا ، کہ جناب ! ہمیں مارو نہیں ، ہمیں کلمہ پڑھاؤ ، ہم مسلمان ہوتے ہیں ۔ پٹھان بولا ۔ افسوس ! کلمہ ہمیں بھی نہیں آتا ورنہ آج تم کو ضرور مسلمان کر ڈالتے ۔ بالکل یہی بات ان کی ہے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ ہم سے لڑتے ہیں ، ہم تو کہتے ہیں کہ وہ پاک لوگ ہمارے سامنے کریں تاکہ ہم ان کے حضور اپنا ہدیۂ عقیدت پیش کریں ویسے بھی وہ کون ظالم اور عقل کا دشمن ہے جو ان صلحاء کے ہوتے ہوئے مسٹر بھٹو ، کرنل قذافی ، انور السادات ، سوہارتو ، اور شاہ فیصل کو مقدم کرے گا ۔ لیکن پٹھان کی طرح یہ جواب دیتے ہیں ۔ کہ افسوس ہمارے پاس وہ لوگ نہیں ہیں ۔ ورنہ ہم ضرور بیعت کرا لیتے ۔ بہرحال ہمارے نزدیک وہ سب بزرگ اپنی اپنی باری بھگتا گئے ہیں ۔ اور قرآن و سنت کے مطابق بھگتا گئے ہیں ۔ ان کے مابین وہ رنجشیں نہیں تھیں ۔ جو بعد والوں نے باہم گوارہ کر لیں ہیں ۔ اور نہ ان میں وہ عملی کوتاہیاں تھیں جو

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بعد میں ان کے نام پر گھڑلی گئی ہیں ۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ بھی وقت ضائع نہ کریں ، ہوا میں تیر نہ چلائیں ۔ وہ باتیں کرنا سیکھیں جو ہو سکیں ۔ یوں مفروضوں پر اپنی صلاحیتیں نہ گنوائیں ۔ اور نہ ہی باہمی کدورتوں کو فروغ دینے کا موجب بنیں ۔ اگر ان کا نام لیتے ہو تو یزید صفت حکمرانوں کو راہ پر لاؤ ۔ ورنہ شور مچا مچا کر ہمارے کان نہ کھاؤ ، کچھ ہوش کرو ، آخری عمر میں ہی کچھ ہوش کی باتیں کر دیکھو ۔

شیعوں کا قرآن اور حدیث

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمیں ایک ایسے "مفروضی" فرقہ سے پالا پڑ گیا ہے جو آئمہ معصومین کے نام پر بات سیاسی اور خلافت کی کرتا ہے مگر ان کا اپنا حال یہ ہے کہ :

ان سے خلافت کے لیے آدمی مانگو تو کہتے ہیں ، اس وقت نہیں [illegible] بھی آئیں گے ، نظام مملکت کے لیے کوئی دستوری اور آئینی کتاب طلب کرو تو فرمائیں گے کہ وہ بھی امام کے ساتھ کہیں غائب ہے ۔ تو ان سے کوئی پوچھے کہ سامان پاس نہیں ہے تو تم یہاں کیا لینے آئے ہو ، اور ہم سے کیا چاہتے اور مانگتے ہو ؟

اصل بات یہ ہے کہ ان کو کام سے غرض نہیں ہے ، مفروضی لوگ ہیں شیخ چلی کی طرح باتیں کر کر کے دل بہلاتے رہتے ہیں ۔ لیکن عملاً جب کبھی یہ لوگ نظر آتے ہیں ، عموماً یزید صفت حکمرانوں کی گود میں ہی دکھائی دیتے ہیں ۔ یہ صورت حال دیکھ کر کوئی کیا سمجھے کہ ان کو کیا ہو گیا ہے ؟

دیکھئے ! قرآن کے بارے میں ان کا یہ نظریہ ہے کہ اس میں کمی بیشی کی گئی ہے ۔

باب فیہ نکت و نتف من التنزیل فی الولایۃ (اصول کافی ص۲۶۱)

یہ باب اسی بیان میں ہے ۔ کہ امامت کی آیتیں قرآن سے نکال دی گئی ہیں ۔

اس کے بعد متعدد روایات بیان کی گئی ہیں جن سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ فلاں فلاں آیتیں خارج کر دی گئی ہیں ۔

وزادوا فیہ ما ظہر تناکرہ وتنافرہ (احتجاج ص۱۳۰)

اس نے اس (قرآن) میں وہ آیتیں بڑھا دیں جن کا خلاف فصاحت و قابل نفرت ہونا ظاہر ہے ۔

اصول کلینی ص۶۱۷ مطبع کشوری میں ہے کہ حضور کے وصال پر حضرت علیؓ نے قرآن جمع کیا ۔ لوگوں نے اسے پسند نہ کیا اور کہا کہ ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ۔ ہمیں تمہارے مرتب کردہ قرآن کی حاجت نہیں ۔

فقال واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھذا ابدا (اصول کلینی)

اس پر حضرت علی بولے ، خدا کی قسم ! آج کے بعد تم اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے !

حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں ۔ کہ امام مہدی اصلی شکل والا قرآن لائیں گے ۔ حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرء کتاب اللہ عزوجل علی حدہ (ص۶۷۱ اصول)

تفسیر صافی ص۱۳ (شیعہ) میں ہے ۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اما اعتقاد: امشائخنا فی ذلک فی الظاھر من ثقۃ الاسلام من یعقوب الکلینی انہ یعتقد التحریف والنقصان۔

تحریف قرآن کے بارے میں ہمارے بزرگوں کا اعتقاد یہ ہے کہ ثقۃ الاسلام امام کلینی کے کلام سے ظاہر ہے کہ وہ اس میں تحریف اور کمی ہو جانے کے قائل تھے۔

اسی سلسلہ کی روایات بیان کرکے تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ۔

المستفاد من جمیع ھذہ الاخبار وغیرھا من الروایات من طریق اھل البیت ان القرآن الذی بین اظھرنا لیس بتمامہ (تفسیر صافی مقدمہ سادسہ مطبوعہ طہران ص۱۳)

ان روایات اور ان کے سوا اور روایات جو طریق اہل بیت سے مروی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ یقین کیجئے! جو قرآن اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ پورا نہیں ہے۔

علامہ خلیل قزوینی لکھتے ہیں۔

دعوے ایں کہ قرآن ہمیں است کہ در مصاحف مشہورہ است خالی از اشکال نیست (صافی ترجمہ کافی فصل القرآن ص۶)

یہ دعوے (جو علامہ شریف مرتضی نے موجودہ قرآن کو صحیح سمجھنے کے لیے پیش کیا ہے) کہ قرآن اسی قدر ہے جو مصاحف مشہورہ میں ہے۔ محل نظر ہے۔ یعنی شیعوں میں سے شریف مرتضیٰ قرآن کو جو پورا سمجھتا ہے۔ وہ جمہور شیعہ کے مسلک کے خلاف ہے۔

عن ابی جعفر قال لولا انہ زید فی کتاب اللہ ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجی۔

حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ اگر قرآن میں کمی بیشی نہ کی گئی ہوتی تو ہمارے حقوق کسی عقلمند انسان سے پوشیدہ نہ رہتے۔ تفسیر صافی میں ہے۔

انھم اثبتوا فی الکتب ما لم یقل اللہ لیلبسوا علی خلیقۃ (مقدمہ سادسہ مطبوعہ طہران ص۱۱)

انہوں (صحابہ) نے کتاب (قرآن) میں وہ کچھ لکھ دیا ہے۔ جو اللہ نے نہیں کہا تاکہ خلق خدا کو گمراہ کر سکیں۔

علامہ نوری طبرسی فصل الخطاب (مطبوعہ ایران ص۹۵) میں لکھتے ہیں۔

فحجبہ عن اعینھم وکان عند ولدہ ۔۔۔ ھو عند الحجۃ عجل اللہ فرجہ یظھرہ للناس بعد ظھورہ ویامرھم بقرأتہ وھو مخالف لھذا القرآن الموجود من حیث التالیف وترتیب السور والآیات بل الکلمات ایضا جھۃ الزیادۃ والنقیصۃ وحیث ان الحق مع علی علیہ السلام وعلی مع الحق ففی القرآن الموجود تغییر من جھتین وھو المطلوب (فصل الخطاب ص۹۷)

تو انہوں (علیؓ) نے اس کو لوگوں سے چھپا لیا اور وہ قرآن ان کی اولاد کے پاس رہا۔۔۔۔۔۔ اور اب وہ امام مہدی کے پاس ہے۔ اللہ اسے جلدی لائے، وہ اپنے ظہور کے بعد اس کو نکالیں گے۔ اور لوگوں سے اس کے پڑھنے کو کہیں گے۔ اور وہ قرآن موجودہ قرآن کے مخالف ہے، تالیف، سورتوں کی ترتیب، آیات بلکہ الفاظ تک، سب کے مخالف

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے۔کمی بیشی کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے کہ حق علی کے ساتھ ہے۔اور علی حق کے ساتھ ہے۔لہٰذا ثابت ہو گیا کہ موجودہ قرآن میں دونوں طرح سے تحریف ہو گئی ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

قارئین سے درخواست ہے اور شیعہ بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ غور فرمائیں کہ ،شیعہ حضرات جس نظام خلافت کے داعی ہیں ،اس کے بھی امام غائب ، صدیوں سے غائب ، ان کے ساتھ ان کا قرآن بھی غائب اور صدیوں سے غائب ۔آخر وہ کس منہ سے شیعی نظام سیاست کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں ؟

قوت حاکمہ اور نظام خلافت دونوں غائب ہونے کے بعد شیعوں کے پاس ملت اسلامیہ کے لیے اور کیا منشور ہے ؟ تقیہ ،متعہ ،تبّرا اور موجودہ یزید صفت حکمرانوں کی خوشامد اور اطاعت ؟

"کیسا یہی شاہکار ہے تیرے ہنر کا"

باقی رہیں ان کی حدیثیں ؟ سو وہ زیادہ اقوال اہل بیت اور ائمہ کے ارشادات ہیں ۔ان کا ان کے نزدیک قولِ نبیؐ" ہے ۔اور وہ بھی جتنی روایات ہیں ،کتب رجال وتاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے !تقریباً تقریباً اکثریت ان میں وضاع اور کذاب اور تقیہ بازوں کی ہے اگر کوئی صاحب ان سے کہے کہ

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی !

تو بھلا کیا جواب ہوگا ۔؟

شیعوں کی اخلاقی اور سماجی اقدار

حکمران اقوام اونچے اخلاق اور بلند کیریکٹر کی حامل ہوتی ہیں جس کے آئمہ بھی حامل تھے ۔مگر بعد میں ان کے نام لیوا شیعوں نے اخلاق کے جو نمونے چھوڑے ہیں ۔وہ کچھ زیادہ بلند نہیں ہیں (یعنی ایک تقیہ باز فرقہ پر کون اعتبار کرے گا ۔کہ خدا جانے اس نے جو بات کہی ہے وہ اس کے دل کی بات ہے یا کچھ اور ؟ متعہ کا باب کھول کر قلب ونگاہ کو جس قدر مکدر رکھنے کے سامان کر ڈالے ہیں ،بس سے جنسی انارکی کی حد کر دی ہے پھر دنیا سے جا چکے ،ان تک کو تبّرا بکنا آخر کون سا معیار فضیلت ہے کہ دنیا خلافت ان کے سپرد کرے ؟

قال ابوجعفر علیہ السلام التقیۃ من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۲)

حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ تقیہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے ۔جو تقیہ کے سرمایہ سے خالی ہے ،وہ ایمان دار نہیں ہے ۔

غور کیجئے یہ لوگ پوری قوم کو ایک دوسرے کے خلاف کس بے اعتمادی کا درس دینے لگے ہیں ۔اور جرأت مند قوم کو کس بزدلی اور بے ایمانی کا درس دینے لگے ہیں ۔ہمارے نزدیک یہ بات حضرت امام باقر نے بالکل نہیں کہی ۔وہ بہادر اور اصحاب عزیمت لوگ تھے ۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ (اصول کافی ص۴۸۵)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

امام جعفر صادق نے فرمایا ! اے سلیمان ! تم لوگ ایسے دین پر ہو جو اسے چھپائے گا ، اللہ اس کو عزت بخشے گا اور جو اسے عام کرے گا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

بھلا جس مذہب کی بنیاد "چھپانے" پر ہو ، وہ بھی سر بلند کر کے چلنے کا دعویٰ کر سکتا ہے ۔ خدا جانے اندر خانے وہ کیا قباحتیں ہیں جن کو چھپانے کے لیے قوم کو خدا کا واسطہ دیتے رہتے ہیں !

من تمتع مرۃ درجتہ کدرجۃ الحسن ومن تمتع مرتین درجتہ کدرجۃ الحسین ومن تمتع ثلاث مرات درجتہ کدرجۃ علی ومن تمتع اربعۃ درجتہ کدرجتی (منہج الصادقین ص ۳۵۶)

یعنی نبی کا (نعوذ باللہ) ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایک دفعہ متعہ کیا ، اس کو حضرت حسن کا مرتبہ ملے گا ، جس نے دو دفعہ کیا اسے حضرت حسین کا ، جس نے تین بار کیا اسے حضرت علی اور جس نے چار مرتبہ کیا اس کو میرا درجہ ملے گا۔

؎ نقلِ کفر کفر نہ باشد ، بہر حال غور کر لیجئے ! ایسی باتیں کر کے ان لوگوں نے خود بزرگوں کی کس قدر توہین کی ہے پھر یہ لوگ کس بازار کو سجانے کی دعوت دے رہے ہیں ؟ اس کا اندازہ خود کر لیجئے !

الغرض مسٹر غیاث الدین صاحب ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنے کے عادی ہیں ۔ ہم نے کچھ اصولی باتوں کا ذکر کیا ہے اگر یہ طے ہو جائیں تو بات طے ہو سکتی ہے ۔ باقی رہیں بے سر و پا ان کی لن ترانیاں ؟ سو ہم ان سے بیزار ہیں ۔ ان کی ان غیر ذمہ دارانہ تحریروں کو پڑھ کر ہم نے اب یہ تہیہ کر لیا ہے کہ ان کی ان عامیانہ باتوں کا جائزہ نہ لیا جائے ۔ کیوں کہ یہ لوگ وقت بہت ضائع کرتے ہیں ۔ تحقیقی اور سنجیدہ گفتگو سے بالکل غیر مانوس ہیں اس لیے ہم آج سے ان کو الوداعی سلام کہتے ہیں ۔

تین بہترین کتابیں

۱ ۔ تفسیر ثنائی اعلیٰ مجلد مولانا ثناء اللہ مرحوم ۔ قیمت :۔ -/۸۱ روپے
۲ ۔ تفسیر واضح البیان مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ ۔ قیمت :۔ -/۲۱ روپے
۳ ۔ فتاویٰ ثنائیہ کامل مجلد دو جلد ۔ قیمت :۔ -/۵۵ روپے

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور

جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام

تالیف :۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ ؒ ——— ترجمہ :۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ——— قیمت :۔ -/۱۲ روپے

٥ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام اور اس سے متعلقہ جملہ مسائل و مباحث پر منفرد اور مفصل تالیف ٥
کتاب کی علمی حیثیت کے لیے مصنف علامہ کا نام نامی ہی وافی ضمانت ہے اور قاضی صاحب مرحوم کا اردو ترجمہ نور علیٰ نور کا مصداق ہے ۔ یہ شاہکار اس موضوع پر علم و معرفت اور ایمان و بصیرت کا مشترکہ حاصل ہے ۔

ملنے کا پتہ :۔ اسلامی اکادمی اردو بازار ، لاہور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ